# موجودہ "نسوانی" حکومت سے متوقع خطرات......
# اور محب وطن جماعتوں کی ذمہ داریاں

گزشتہ دو ماہ میں وطن عزیز میں بہت سی تبدیلیاں آچکی ہیں حزب اقتدار اب حزب اختلاف ہے۔ پابند سلاسل مجرم اب باعزت بری ہو رہے ہیں مستقبل کے صدر مملکت کے خواب دیکھنے والا اب اپنی حسرتوں کے ساتھ زندگی کے آخری دن گن رہا ہے۔ وہی "بابا بحران" جس نے اپنے ناخلف حواریوں کے ہمراہ مصنوعی بحران پیدا کر کے ملک کو طوفان کے سپرد کیا۔ اب اس طوفان کی گرد بیٹھ چکی ہے اور اس طوفان کی کوکھ سے جنم لینی والی مخلوط حکومت برسراقتدار آچکی ہے اب بقول (غلام اسحاق خان) کوئی سیاسی بحران نہیں ہے۔ الیکشن آزادانہ اور شفاف ہوئے ہیں اب صحیح جمہوری حکومت قائم ہوئی ہے۔ پیپلز پارٹی کا منشور سابقہ حکومت سے بہتر ہے۔ اب بے روز گاری ختم ہو جائے گی۔ ملک میں خوشحالی ہو گی او یہ وطن امن کا گہوارہ ہو گا۔ میرا فیصلہ درست تھا کہ موجودہ بحران کا حل انتخابات ہیں........ اور نہ جانے کیا کیا فرمودات ہیں؟

بحران کو جنم دینے سے لے کر پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہونے تک "باباجی" نے کیا کیا خدمات سرانجام دیں ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ یہ سب کچھ آئندہ کے لئے صدارتی منصب حاصل کرنے کے لئے کیا گیا۔ لیکن اس لالچی بوڑھے کا انجام کیا ہوا۔ وہ سب کے لئے باعث عبرت ہے ......... یہ گھر کا رہا نہ گھاٹ کا۔ اس سے المناک انجام اور کیا ہو سکتا تھا ایک باعزت اور غیرت مند آدمی کے لئے یہ بات باعث شرم ہے کہ جس منصب کو حاصل کرنے کے لئے اس نے اپنی پوری زندگی کی سفید پوشی گنوا دی۔ اپنی زندگی کا حاصل "اصول پسندی" پس پشت ڈال دیا اور بزعم خود اپنی نیک نامی جو سرمایہ حیات چند لمحوں میں ضائع کر دی۔ سچ ہے

**اذالم تستحی فاصنع ملشئت**

جب انسان بے حیا اور بے شرم ہو جائے تو جو چاہے وہ کر سکتا ہے۔

اب حالات میں اس شخص کے طفیل بننے والی حکومت کیا کیا رنگ دکھائے گی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ (جبکہ اس کی وزیر اعظم بھی عورت ہو) بلکہ کام کا آغاز تو ہو چکا اس حکومت سے بہت سی حماقتیں ہوں گی۔ لیکن سب سے تشویشناک بات یہ ہے کہ امریکہ اور جن کی یہ من پسند حکومت ہے اپنے پروگرام کی تکمیل ان سے کرائے گا اس مخلوط حکومت کے قلیل عرصے میں کوئی دن ایسا نہیں جس دن امریکہ کا کوئی نمائندہ اسلام یاترا کیلئے نہ آیا ہوا۔ اور اب میدان تیار ہے پردہ اٹھانے کی دیر ہے کھیل شروع ہو جائے گا۔ شمالی پاکستان سمیت کشمیر کو خود مختار ریاست بنانے اور ایٹمی پروگرام کو منجمند کرنے کے پروگرام سرفہرست ہیں۔ اس کام کی تکمیل کے لئے امریکہ کو بے نظیر بھٹو سے بہتر کون مل سکتا ہے کیونکہ بے نظیر کو ہر حالت میں اقتدار چاہئے خواہ اسکے لئے ملکی سالمیت خطرہ میں پڑ جائے وہ اپنے اقتدار کی خاطر ہر قیمت ادا کرنے کو تیار ہیں خدانخواستہ اگر وہ اپنے عزائم میں کامیاب ہو جاتے ہیں کشمیر شمالی پاکستان سمیت آزاد ریاست بن جاتی ہے تو یہ ایک نیا اسرائیل برصغیر میں ہو گا۔ جبکہ ایٹمی پروگرام کو منجمند کرنا خودکشی کے مترادف ہو گا۔

تعجب ہے ایسی خطرناک صورتحال پیدا ہو چکی ہے اور وطن دشمن باہم مل کر اس کی اکائیاں درست کر رہے ہیں لیکن محب وطن جماعتیں خاموش تماشائی کے سوا کوئی کردار ادا نہیں کر رہیں۔ انفرادی طور پر اکا دکا بیانات آرہے ہیں اخبارات کی زینت بنتے ہیں۔ جن کی کوئی اہمیت نہیں۔

حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اور انتخابی رنجشوں کو بھول کر وطن عزیز کے وسیع تر مفاد کی خاطر اتحاد کرتے اور باہمی اتفاق سے ایسا لائحہ عمل تیار کرتے کہ جس کے اعلان سے نہ صرف موجودہ نسوانی حکومت بلکہ امریکہ سپرپاور سمیت اس کے حواری بھارت کو بھی یقین ہو جاتا کہ یہ مسئلہ اتنا آسان نہیں۔ اگر ہم نے کوئی فیصلہ ٹھونسنے کی کوشش کی تو یہ ممکن نہ ہو گا۔ اس کے بھیانک نتائج سامنے آئیں گے۔ وہاں کی رعایا اور محب وطن جماعتوں کی مرضی کے خلاف ہر فیصلہ ٹھکرا دیا جائے گا۔

لیکن مقام افسوس ہے کہ سب جماعتیں خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں۔ اور اپنی انانیت اور خود پسندی کی بھاڑ میں مقید ہیں اور کوئی کسی دوسرے کے ساتھ قومی سالمیت کے لئے اتحاد

کرنے کو تیار نہیں اس صورتحال میں اس ملک کا کیا انجام ہو گا۔ پہلے ہی انتخابات میں دینی جماعتوں نے نہایت ہی مکروہ کردار ادا کیا ہے خاص کر قاضی حسین احمد، مولانا فضل الرحمان اور مولانا نورانی ایسے فعل کے مرتکب ہو چکے ہیں جس کی اب تلافی ممکن نہیں۔ لیکن امید تھی کہ اب غلطی کے بعد دوسری غلطی نہیں دوہرائی جائے گی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرات اس پروگرام کے نہ صرف حصہ دار ہیں بلکہ مرکزی کردار بھی ہیں۔

ہم وطن عزیز کی تمام محب وطن اور خصوصا دینی جماعتوں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اس نہایت اہم قومی مسئلہ پر توجہ دیں۔ اور اس نازک ترین وقت میں باہمی اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کریں اور کوئی ایسا فیصلہ نہ ہونے دیں جو ہماری بقا اور وطن کی سالمیت کے خلاف ہو۔ اگر ان جماعتوں نے اب اپنی آنکھیں بند رکھیں تو یقیناً تاریخ اپنے آپ کو دھرائے گی۔ اور سقوط ڈھاکہ ایسا المیہ تازہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ایسا وقت نہ لائے لیکن اگر اب ہم نے اپنا کردار ادا نہ کیا تو یہ بھی یاد رکھیں کہ

ہماری داستان تک نہ ہو گی داستانوں میں

---

## بقیہ : دنیا ایک کھیل تماشا

---

جب شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر۔ آپ کی زندگی جو دنیا جہاں والوں کے لئے قیامت کی دیواروں تک کے لئے اسوہ اور مشعل راہ ہے کبھی فراموش نہ کیجئے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ کے گھر میں داخل ہوا۔ واللہ ما رایت فی بیتہ غیر اھبتہ ثلاثۃ (بخاری)

کہ آپ کے گھر میں تین چیزوں کے علاوہ چوتھی چیز کو نہیں دیکھا۔ چارپائی چمڑے کا تکیہ اور مشکیزہ یہ کل کائنات ہے سردار دوجہاں امام الانبیاء خاتم النبین اور سید الرسل ﷺ کی حالانکہ قیصرو کسریٰ اور روم کے خزانے آپ کے پاؤں تلے موجود تھے۔ لیکن دنیاوی زیب و زینت اور اس کی آسائشات کو اختیار نہیں کیا۔ اسلئے کہ

وما الحیٰوۃ الدنیا الا لھو و لعب

دنیا کی زندگی تو ایک کھیل تماشا ہے۔